بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ / سوموار ۲۶ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۵ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۰۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریڈفورڈ (انگلستان) میں مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اخبارات میں نمایاں خبریں ۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اور بریڈفورڈ کے میئر کی شرکت

مرکزی مبلغ مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے بریڈفورڈ سے اخبار "سٹار"، "جنگ" اور "ٹیلیگراف اینڈ آرگس" کے تراشے بھجوائے ہیں جس میں اخبارات نے خدام الاحمدیہ کے منعقدہ اجتماع بریڈفورڈ کی خبریں اور تصاویر شائع کی ہیں۔ اخبار "جنگ" (لندن) اپنی اشاعت ۱۹ر جولائی میں رقمطراز ہے:۔

"بریڈفورڈ۔ ۱۸ر جولائی (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ کے نوجوان اراکین کی تنظیم خدام الاحمدیہ کی شمالی انگلینڈ کی شاخوں کا سالانہ اجتماع بریڈفورڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں بریڈفورڈ کے علاوہ لیڈز، کیتھلے، ہڈرز فیلڈ، مانچسٹر، برمنگھم اور گلاسگو سے دو سو پچاس بچوں اور نوجوانوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں کھیلوں اور ورزش کے مقابلہ کا لٹن لونگ سکول سنٹر میں اور علمی اور مذہبی تعلیم کے مقابلہ احمدیہ مشن واقع لیڈز روڈ میں منعقد ہوئے۔

اتوار کو ایک بجے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں بریڈفورڈ کے لارڈ میئر نارمن فری اور لیڈی میئرس کے علاوہ بریڈفورڈ ویسٹ کے ممبر پارلیمنٹ میکس میڈن اور خدام الاحمدیہ برطانیہ کے نیشنل قائد اسلم جاوید نے بھی تقریر کی۔ لیڈز کے جاوید احمد کو علمی مقابلوں میں پہلا انعام ملا۔"

ہفت روزہ اخبار "سٹار" بریڈفورڈ نے اپنی ۱۴ر جولائی کی اشاعت میں اجتماع کی خبر دی۔

جنگ (لندن)۔ ۳ر جولائی نے اجتماع کی پانچ تصاویر شائع کیں جن میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ لارڈ میئر آف بریڈفورڈ کو تقاریر کرتے دکھایا نیز اطفال الاحمدیہ کی رسہ کشی کا منظر دکھایا۔

"ٹیلیگراف اینڈ آرگس" نے اپنی ۱۲ر ۲۰ر اور ۲۲ر جولائی کی اشاعت میں اجتماع کی باتصویر خبر دی۔ جس میں دس سالہ بچے وقاص انور کو تقریری مقابلہ میں انعام حاصل کرتے دکھایا۔ ہے اخبار مذکور نے ۲۲ر جولائی کی اشاعت میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا انٹرویو بھی شائع کیا۔ اخبار مذکور نے چوہدری صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا کہ آپ پاکستان کے وزیر خارجہ بین الاقوامی عدالت کے جج اور یونائیٹڈ نیشنز کے صدر کے عہدوں پر متمکن رہے ہیں آپ نے نوجوانوں کو یہ پیغام دیا کہ:۔

"خدا کے قرب کے حصول کی کوشش کرو اور اس کے عبد بن جاؤ۔"

اخبار مذکور لکھتا ہے محترم چوہدری صاحب آٹھ ماہ انگلستان میں گزارتے ہیں اور چار ماہ پاکستان میں آپ کئی کتب کے مصنف ہیں

باقی صفحہ ۶ پر

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

۵ر ستمبر ۱۹۸۳ء صبح ۸ بجے

رات بھر بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف رہی۔ جسم میں درد زیادہ ہے۔ آج ہلکی سی حرارت بھی ہے۔ پیشاب کی تکلیف بدستور ہے۔ پیٹ میں نفخ پہلے سے کم ہے لیکن ابھی تک تکلیف دے رہا ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ بھرپور دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے کریم اپنے فضل و رحم سے حضرت ممدوحہ موصوفہ کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور آپ کے وجود سے وابستہ برکات کا سلسلہ جاری رکھے۔ (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲ر تبوک/ستمبر۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ و عصر امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی ہدایت پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔

مکرم حافظ صاحب نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ طٰہٰ کی آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹ تلاوت کیں اور ان کا ترجمہ کیا۔

آپ نے ان آیات کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سوال ہو کہ آخری زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے میں جو بظاہر پہاڑوں جیسی روکیں حائل ہوں گی وہ کیسے دور ہوں گی؟ تو انہیں جواب دے کہ میرا رب ان پہاڑوں کو پاش پاش کر کے اڑا کر رکھ دے گا اور ان کو ایسے چٹیل اور ہموار میدان میں تبدیل کر دیگا جس میں نہ کوئی کجی ہوگی نہ اونچائی۔ تب وہ دن آئے گا جب لوگ خدا کی طرف بلانے والے اس پاک رسولؐ کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں اور اس روز رحمان خدا کی عظمت کچھ اس طرح ظاہر ہوگی کہ آوازوں میں بھی کوئی رعونت نہ رہے گی۔ آپ نے آیاتِ قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ دو روکیں ایسی ہیں جو آڑے آکر انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کرنے سے محروم کر دیتی ہیں جس کے نتیجے میں اشاعتِ اسلام میں روکیں پڑ جاتی ہیں اور وہ ہیں تکبر اور بدظنی

آپ نے بتایا کہ آج کے معاشرہ میں یہ دو ایسی بہت بڑی روکیں ہیں جو اشاعتِ اسلام کی راہ میں حائل ہیں۔ یہ دونوں بڑی باریک اور مخفی بدیاں ہیں۔ اسلام کی تعلیم میں ان دونوں بدیوں کو ترک کرنے اور عاجزی اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ خاکساری خدا کے پیاروں کا شیوہ ہے اور تکبر شیطان کا۔ تکبر تاریخ انسانی کا پہلا گناہ تھا۔ آپ نے تکبر اور بدظنی سے بچنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت پُر اثر اور جامع حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ اور احباب کو ان برائیوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران جناب امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر محترم حافظ صاحب نے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحتیابی کے لیے دعا کی خصوصی تحریک کی۔

خطبہ سوا ایک بجے شروع ہو کر ڈیڑھ بجے ختم ہوا۔ بارش کی وجہ سے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔

- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مؤرخہ ۲۲ر اگست ۱۹۸۳ء دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمدللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام "نصرت جہاں" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم

باقی صفحہ ۵ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ
۵ تبوک ۱۳۶۲ ہش

گمراہی و بے راہ روی کا اصل سبب

اور

اس کا علاج

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کی زندگی کو لہو و لعب اور متاع الغرور قرار دے کر اس کی ظاہری چمک دمک، زیب و زینت، تروتازگی اور سرسبزی و شادابی سے دھوکہ نہ کھانے کی نہایت پُرزور الفاظ میں تلقین کی ہے اور کئی بھی مختلف پیرائے میں بار بار۔ اس نے کہیں اسے سراب سے تشبیہ دی ہے اور کہیں اسے سرسبز و شاداب نظر آنے والی کھیتی سے جو بالآخر زرد ہو کر چورا چورا ہو جاتی ہے اور ہوائیں اسے اڑا کر لئے پھرتی ہیں۔

دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف حد سے زیادہ مائل ہونے کا اللہ تعالیٰ نے یہی نقصان نہیں بتایا ہے کہ انسان خدا سے غافل ہو کر دین سے بے بہرہ ہو جاتا ہے بلکہ اس نے واضح فرمایا ہے کہ مکروہات دنیا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ایسے انسانوں کے دوبارہ ہدایت کی طرف آنے کے راستے بھی مسدود ہو جاتے ہیں کیونکہ جب خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت کی طرف واپس لانے کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو وہ اس کی آواز پر کان دھرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے اس کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ دشمنی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ دنیا کی زینتوں اور اس کے عیش و آرام نے انہیں اندھا کر رکھا ہوتا ہے اس کی وجہ سے وہ حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت ہی کھو بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا اور اس کی زینتوں میں حد سے زیادہ انہماک کے اس سب سے بڑے نقصان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۳۱)

ترجمہ:۔ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تم میں سے ہی تمہارے پاس رسول نہیں آئے جو تمہیں میری آیات پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں آج کے دن (یعنی یوم الحساب) کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں اور (اصل بات یہ ہے کہ) دنیوی زندگی (کی زینت) نے انہیں دھوکہ میں ڈال دیا تھا (جس کی وجہ سے وہ رسولوں کا انکار کرتے رہے) اور انہوں نے اپنے خلاف آپ ہی گواہی دی کہ وہ کافر ہی رہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ مامورین الٰہی کا انکار اس بنا پر کیا گیا کہ لوگ دنیا کمانے اور دنیا کی زینتوں سے فائدہ اٹھانے میں سر سے پاؤں تک غرق تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حُبِّ دنیا انہیں لے ڈوبی اور وہ مجرم ہونے کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ایک اور آیت میں واضح فرمایا ہے کہ دنیا کمانے اور دنیا کی زینتوں سے فائدہ اٹھانے میں ان کافروں کی ساری جدوجہد کی حیثیت سراب سے زیادہ نہیں ہوتی وہ جسے پانی سمجھ کر اس کی طرف اندھا دھند دوڑ رہے ہوتے ہیں وہ دراصل پانی نہیں ہوتا جس سے ان کی پیاس بجھے بلکہ پیاس اور زیادہ شدت سے بھڑکتی ہے اور وہ ہلاک ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے دنیاداروں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (النور آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال سراب کی طرح ہیں جو ایک وسیع میدان میں نظر آتی ہے جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجاتا ہے تو وہ اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اس کے پاس دیکھ لیتا ہے۔ تب اللہ اسے اس کا پورا پورا حساب چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب چکانے والوں میں سے ہے۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ گمراہ قوموں کا اصل مرض حُبِّ دنیا ہی ہوتی ہے اور مامورین الٰہی کی اصلاحی جدوجہد کا ایک اہم پہلو انہیں حُبِّ دنیا سے نجات دلانا ہوتا ہے اسی لئے وہ دنیوی زندگی کی اصل حقیقت کو واضح کر کے اس میں حد سے زیادہ استغراق کی ہلاکت آفرینی سے لوگوں کو بہت پُراثر انداز میں خبردار فرماتے ہیں اور جو لوگ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں وہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کر دکھاتے ہیں۔

چونکہ اس آخری زمانہ میں دنیا کی محبت اور اس کی زینتوں میں استغراق حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے اور یہ استغراق ہی تمام بے راہ روی، بے اعتدالی اور شر و فساد کا اصل ذمہ دار ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کی فانی اور آنی زندگی اور اس میں حد سے زیادہ استغراق کی ہلاکت آفرینی سے بہت ہی پُرزور و پُراثر الفاظ میں خبردار فرمایا اور اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا۔ وہ جو پہلے روبدنیا تھے ایسے روبخدا ہوئے کہ دنیا اور اس کی زینتیں پھر انہیں اپنی طرف مائل نہ کر سکیں۔ حضور علیہ السلام کی ایسی پُراثر اور انقلاب انگیز نصائح میں سے ایک خاص نصیحت ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کر کے اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ولا تغرنّکم نضرۃ الدنیا وخضرتها وبریق هٰذه الدار وزینتها۔ فانّها سراب ومآلها تباب۔ وحلاوتها مرارۃ۔ وربحها خسارۃ۔ وان الصاعدین فی مراتبها یشابهون دریّۃ الصعدۃ۔ والراغبین فی شوکتها یضاهئون مجروح الشوکۃ۔ ومن تمایل علی خیرها فهو یبعد من معادن الخیرات۔ ومن دخل فی سراتها فهو یخرج من الصراط۔ وان نورها ظلمات ونجدتها ظلامات۔ فلا تمیلوا الیها کل المیل فانها تغرق سابحها ولا کالسّیل۔ (مواہب الرحمٰن صفحہ ۹۷)

ترجمہ:۔ اور تم کو دنیا کی تروتازگی اور سرسبزی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی اس دنیا کی چمک دمک اور زینت تمہیں اپنی طرف مائل کرے۔ کیونکہ یہ سراب ہے اور اس کا انجام ہلاکت ہے اور اس کی شیرینی کڑواہٹ ہے اور اس کا ظاہری نفع فی الاصل نقصان ہے اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوح الہدیٰ

حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی چند نصائح جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کیلئے ضروری ہے

(مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب
وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے اپنے باون سالہ بابرکت دورِ خلافت میں بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ اپنے خطبات، تقاریر، خطابات، مجالس علم و عرفان، درس القرآن اور دیگر مجالس کے موقعہ پر زندگی کے ہر اہم شعبہ کے متعلق جماعت کے ہر طبقہ کی ایسی رہنمائی فرمائی کہ خدا کے فضل سے جماعت کی موجودہ علمی و عملی ترقی میں اس کا بہت بھاری عمل دخل ہے۔ حضورؓ کے خطبات اور خطابات میں ہر قابل ذکر امر کے لئے معین، مفصل اور واضح ہدایات موجود ہیں۔ پھر حضورؓ نے اپنے پُر اثر اور شیریں کلام کے ذریعہ بھی جماعت کو سنہری حروف سے لکھے جانے والے ارشادات، ہدایات اور نصائح سے نوازا۔

۱۹۲۰ء میں اگست اور ستمبر کا مہینہ حضورؓ نے دھرم سالہ میں گذارا اور اس قیام کے دوران حضورؓ نے نوجوانانِ احمدیت کو نہایت قیمتی نصائح کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے ایک درد انگیز نظم کہی جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

سہ نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو۔

یہ نظم الحکم جلد ۲۳ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی (بحوالہ کلام محمود)۔ جماعت کے نوجوان اور بزرگ اس نظم سے خوب واقف ہیں لیکن حضورؓ نے اپنے قلم سے اس کا جو پس منظر تحریر فرمایا وہ احباب کے سامنے بہت کم آیا ہے۔ پھر حضورؓ نے اس کے بہت سے اشعار کی وضاحت نثر میں بھی حاشیہ کے ذریعہ فرمائی۔ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان نے اسے "الواح الہدیٰ" کے نام سے الگ بھی شائع کیا۔ تاریخ احمدیت جلد پنجم میں ص ۲۶۶ پر بھی اس کا ذکر ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے حضرت المصلح الموعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے خدام الاحمدیہ سے متعلق خطابات کا جو مجموعہ "مشعل راہ" کے نام سے ۱۹۷۰ء میں شائع کیا اس مجموعہ کے شروع میں یہ نظم مع حواشی شامل ہے۔

حضور نے اس کا پس منظر یوں تحریر فرمایا:۔

"ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے، کسی قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔"

"گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے، مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔"

"ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کر دیں جو آپ پر عائد ہونے والے ہیں اور ان راہوں سے واقف کر دیں جن پر چل کر آپ منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔"

"اور آپ پر فرض ہے کہ آپ گوشِ ہوش سے ہماری باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپرد ہوئی ہے۔

"اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے جس میں حتی الوسع وہ تمام نصیحتیں جمع کر دی ہیں جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔"

"گو نظم میں اختصار ہوتا ہے مگر یہ اختصار ہی میرے مدعا کے لئے مفید ہے کیونکہ اگر رسالہ لکھا جاتا تو اس کو بار بار پڑھنا وقت چاہتا جو ہر شخص کو میسر نہ ہو سکتا مگر نظم میں لمبا مضمون تھوڑی عبارت میں آجانے کے باعث ہر شخص آسانی سے اس کا روزانہ مطالعہ بھی کر سکتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ بھی لٹکا سکتا ہے جہاں اس کی نظر اکثر اوقات پڑتی رہے اور اس طرح اپنی یاد کو تازہ رکھ سکتا ہے۔"

"خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے اثر بڑے ہوتے ہیں۔ پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو۔ اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تھوڑے ہی دنوں میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے۔"

"یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر کرو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جائے تا کہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے۔ اور ہم اس کام کے پورے کرنے والے ہوں جس کے لئے آدمؑ اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح"

نظم:۔ یہ نظم بہت لمبی ہے۔ اس کے بتیس ۳۲ شعر ہیں۔ پہلا شعر اوپر لکھا جا چکا ہے۔ دوسرا اور تیسرا شعر یہ ہے۔ سہ

۲۔ چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تا کہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو۔

۳۔ جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے کلب بلا
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو۔

اور تیسرے شعر کے ساتھ حاشیہ میں حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"جب تک انسان کسی کام کا عادی اپنے آپ کو نہ بنا لے اس کا کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ پس یہ خیال غلط ہے کہ جب ذمہ داری پڑے گی دیکھا جائے گا۔ آج سے اپنے آپ کو خدمتِ دین کی عادت ڈالنی چاہیئے۔"

اس کے بعد ۲۵ اشعار میں حضورؓ نے قیمتی نصائح سے نوازا ہے اور پھر بڑے ہی درد سے فرماتے ہیں۔ شعر ۲۹

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

"یعنی جو کچھ دین کی محبت اور خدا تعالیٰ کے عشق کے متعلق ہم سے سیکھ چکے ہو اس کو خوب یاد کرو ایسا نہ ہو کہ یہ سبق کچا رہے اور قیامت کے دن سُنا نہ سکو اور ہمیں جنہیں اس سبق کے پڑھانے کا کام سپرد کیا ہے شرمندگی اٹھانی پڑے۔ دوسروں کے شاگرد فر فر سُنا جاویں اور تم یونہی رہ جاؤ۔"

پھر فرمایا:۔ شعر نمبر ۳۰۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

اس کے بعد حضورؓ ہمیں دعاؤں سے نوازتے ہیں:۔ شعر نمبر ۳۱۔

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو۔

شعر نمبر ۳۲۔

ظلمت رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو۔

جن اشعار کے ساتھ حضور نے حاشیہ کے ذریعہ نثر میں وضاحت فرمائی ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔

۴۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

"کبھی خدمتِ دین کر کے اس پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خدمتِ دین کی توفیق دے ورنہ بندہ کا کیا احسان کہ وہ خدمتِ دین کرتا ہے؟ اور یہ تو حد درجہ کی بے وقوفی ہے کہ خدمتِ دین کر کے کسی بندہ پر احسان رکھے یا اُس سے کسی خاص سلوک کی امید رکھے۔"

۵۔ دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

"اس زمانہ کا اثر اس قسم کا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرنے کو بھی وضع کے خلاف سمجھتے اور خدا کے حضور ماتھے کا خاک آلود ہونا بھی انہیں ذلت معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے حضور میں تذلل ہی اصل عزت ہے۔"

۸۔ چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دلآرام نہ ہو

"اس زمانہ میں مادی ترقی کے اثر سے روپے کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور لوگوں کو ہر ایک معاملہ میں روپے کا خیال زیادہ رہتا ہے۔ روپے کمانا بُرا نہیں لیکن اس کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتی۔ جو شخص رات دن اپنی تنخواہ کی زیادتی اور آمد کی ترقی کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کے قرب کے حاصل کرنے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کا موقع کب مل سکتا ہے۔ مومن کا دل قانع ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے۔ ایک حد تک کوشش کرے۔ پھر جو کچھ ملتا ہے اس پر خوش ہو کر خدا تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرے۔ اس بڑھی ہوئی حرص کا نتیجہ اب یہ نکل رہا ہے کہ لوگ خدمتِ دین کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کر سکتے اور دینی کاموں کے متعلق بھی ان کا یہی سوال رہتا ہے کہ ہمیں کیا ملے گا۔ اور مقابلہ کرتے رہتے ہیں کہ اگر فلاں دنیا کا کام کریں تو یہ ملتا ہے۔ اس دینی کام پر یہ ملتا ہے۔ ہمارا کس میں فائدہ ہے۔ گویا وہ دینی کام کسی کا ذاتی کام ہے جس کے بدلہ میں یہ معاوضہ کے خواہاں ہیں۔ حالانکہ وہ کام ان کا بھی کام ہے اور جو کچھ ان کو مل جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے اور اس مال کی محبت کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کا امن اٹھ رہا ہے۔ ضروریات ایسی شئی ہیں کہ ان کو جس قدر بڑھاؤ، بڑھتی جاتی ہیں۔ پس قناعت کی حد بندی توڑ کر پھر کوئی جگہ نہیں رہتی جہاں انسان قدم ٹکا سکے۔ کروڑوں کے مالک بھی تنگی کے شاکی نظر آتے ہیں۔ جس کے ہاتھ سے قناعت گئی اور مال کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوئی وہ خود بھی دکھ میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی دکھ دیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تو اس کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔"

۱۲۔ عادت ذکر کی بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

"نماز کے علاوہ ایک جگہ بیٹھ کر تسبیح و تحمید و تکبیر کرنا یا کاموں سے فراغت کے وقت تسبیح و تحمید و تکبیر کرنا دل کو روشن کر دیتا ہے۔ اس میں آجکل لوگ بہت سستی کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روحانی صفائی بھی حاصل نہیں ہوتی۔ نمازوں سے پہلے اور بعد اس کا خاص موقع ہے۔"

۱۳۔ عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

"ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ مذہب کو سچا سمجھ کر مانے۔ یونہی اگر سچے دین کو بھی مان لیا جائے تو کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن جب پوری طرح یقین کر کے ایک بات کو مانا جائے تو پھر کسی کا حق نہیں کہ اس کی تفصیلات اگر اس کی عقل کے مطابق نہ ہوں تو ان پر حجت کرے۔ روحانیات کا سلسلہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہے۔ پس عقل اور مذہب کا مقابلہ نہیں بلکہ عقل کو مذہب پر حاکم بنانے سے یہ مطلب ہوگا کہ آیا ہماری عقل زیادہ معتبر ہے یا خدا تعالیٰ کا علم۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ ہاں یہ بات دریافت کرنی بھی ضروری ہے کہ جس چیز کو ہم مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ مذہب کا حصہ ہے بھی یا نہیں۔"

۱۴۔ جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اس کو
علم کے نام سے پر تابع اوہام نہ ہو۔

"آجکل یورپ سے جو آواز آوے اور وہ کسی فلاسفر اور سائنسدان کی طرف منسوب ہو تو جھٹ اس کا نام علم رکھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کے خلاف کہنے والوں کو علم کا دشمن کہا جاتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ جو بات مشاہدوں سے ثابت ہو اس کا انکار کرنا جہالت ہے۔ لیکن بلا ثبوت صرف بعض فلسفیوں کی تھیوریوں کو علم سمجھ کر قبول کرنا بھی کم عقلی ہے۔ اس وقت یورپ کے نو ایجاد علوم، قیاسات، تھیوریوں سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتے۔ ان کے اجزاء ثابت ہیں لیکن ان کو ملا کر جو نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہوتا ہے۔ لیکن علوم جدیدہ کے شیدائی اس امر پر غور کئے بغیر ان وہموں کی اتباع کرنے لگ جاتے ہیں۔"

۱۶۔ امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعث نکرو پریشانیٔ حکام نہ ہو۔

"مومن کا فرض ہے کہ بجائے حقارت اور نفرت سے کام لینے کے محبت سے کام لے اور امن کو پھیلائے۔ مومن کا وطن سب دنیا ہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو تمام فریقوں میں جائز طور پر صلح کرانے کی کوشش کرے اور قانون کی پابندی کرے۔"

۱۸۔ حسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو۔

"اچھی بات خواہ دین کے متعلق ہو خواہ دنیا کے متعلق اچھی ہی ہوتی ہے مگر بہت دفعہ بری باتیں اچھی شکل میں پیش کی جاتی ہیں۔ اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ انگریزی کی مثل ہے:
EVERY THING THAT GLITTERS IS NOT GOLD".

۱۹۔ تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

"دنیاوی ترقی کے ساتھ اگر دین نہیں تو ہمیں کچھ خوشی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر یہ اصل مقصد ہوتی تو پھر ہمیں اسلام اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر مسیحیت جو اس وقت ہر قسم کے دنیاوی سامان رکھتی ہے اس کو کیوں نہ قبول کر لیتے۔"

۲۱۔ عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو۔

"کسی زمانہ، کسی وقت، کسی حالت میں اسلام کی تبلیغ نہ چھوڑو۔ ایک دفعہ اس کے خطرناک نتائج دیکھ چکے ہو۔ نہ تنگی تمہاری کوششوں کو سست کرے کہ ہر تکلیف سے نجات اس کام سے وابستہ ہے۔ اور نہ ترقی تم کو سست کر دے کیونکہ جب تک ایک آدمی بھی اسلام سے باہر ہے تمہارا فرض ادا نہیں ہوا اور ممکن ہے کہ وہ آدمی کفر کا بیج بن کر ایک درخت اور ایک درخت سے جنگل بن جائے۔"

۲۴۔ بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گُل اندام نہ ہو۔

"صفائی اچھی چیز ہے مگر نازک بدنی اور جسم کے سنگار میں مشغول رہنا اور حُسنِ ظاہری کی فکر میں رہنا یہ مرد کا کام نہیں۔ عورتوں کو خدا تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ علاوہ دوسرے فرائض کی ادائیگی کے جو بحیثیت انسان ہونے کے ان کے ذمہ ہیں مرد کی اس خواہش کو بھی پورا کریں۔ مرد کے ذمہ جو کام لگائے گئے ہیں وہ جفاکشی اور محنت کی برداشت کی عادت چاہتے ہیں پس جسم کو سختی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور چونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے زینت اور سنگار میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۵۔ شکل مے دیکھ کے گرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں دُردِ تہِ جام نہ ہو۔

"جس طرح بری چیز اچھی کی شکل میں پیش ہو جائے تو دھوکہ لگ جاتا ہے اسی طرح کبھی اچھی چیز کے اندر بری مل جاتی ہے اور اس کے اثر کو خراب کر دیتی ہے۔ پس ہر ایک کام کو کرتے وقت اور ہر ایک خیال کو قبول کرتے وقت یہ بھی سوچ لینا چاہیئے کہ اس کا کوئی پہلو تو برا نہیں۔ اگر مخفی طور پر اس میں برائی ملی ہوئی ہو تو اس سے بچنا چاہیئے۔"

۲۶۔ یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو۔

"بعض لوگ دینی کاموں میں حصہ لینے سے اس خیال سے ڈرتے ہیں کہ لوگ برا کہیں گے یا ہنسی کریں گے حالانکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بدنام ہونا ہی اصل عزت ہے۔ کبھی کسی نے دینی عزت حاصل نہیں کی جب تک دنیا میں پاگل اور قابلِ ہنسی نہیں سمجھا گیا۔"

میرے عزیز بھائیو، دوستو اور بزرگو! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے بڑے ہی درد کے ساتھ ہم کو ان فرائض سے جو ہم پر عائد ہونے والے ہیں آگاہ کرتے ہوئے اس نظم میں ان تمام نصائح کو جمع کر دیا ہے جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے اور جن پر چل کر ہم منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضورؓ نے ارشاد فرمایا یہ چند نصائح نظم میں بیان کرنے کا مدعا یہ بھی تھا کہ ہم آسانی سے ہر روز اس کا مطالعہ کر سکیں اور اس کو ایسی جگہ لٹکا سکیں جہاں ہماری نظر اکثر اوقات پڑتی رہے اور اس کی یاد کو ہم تازہ رکھ سکیں۔ پس چاہیئے کہ ہم حضور کے ارشاد کے مطابق اس نظم کو یاد کریں۔ اس کا ہر روز مطالعہ کریں اور ان نصائح پر عمل کرنے کے لئے دن رات کوشاں رہیں اور اپنی آئندہ نسل کو بھی اس کی تاکید کرتے رہیں تا ہمارے اندر ان کاموں کی اہلیت پیدا ہوتی رہے جو دم بدم ہمارے سپرد ہو رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضورؓ کے الفاظ کے مطابق "ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدم اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔" اللّٰھم آمین۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے احمدی بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے ہر سال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر ایک زبانی امتحان لیا جاتا ہے جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو سند، کامیابی کے ہمراہ دو صد چالیس روپے اور ایک صد بیس روپے کا انعام دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی انشاء اللہ العزیز سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر یہ امتحان ہوگا۔ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ وہ بچوں کو ابھی سے تیاری شروع کروائیں اور ان کو اس مرکزی امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) ترجمہ نماز و اذان (۲) سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرانا
(۳) آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔
(۴) اسلام کے بنیادی عقائد (۵) جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد
(۶) خلافتِ ثالثہ کے دور میں جاری ہونے والی تحریکات کا خلاصہ
(۷) کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی سنانا۔
(۸) جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ مؤلفہ شیخ نور رشید احمد صاحب سراج منیر
(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ الہامات مع ترجمہ
(۱۰) پانچ اسلامی ممالک اور اسلامی شہروں کا مختصر تعارف

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کے الفاظ لفظ بلفظ پورے ہوئے

(مکرم محمد حسین صابر صاحب۔ اٹک)

مورخہ ۸۲ء کو خاکسار مکرم سید احتجاج علی زبیری صاحب کے گھر گیا تو انہوں نے یہ افسوسناک خبر سنائی کہ مولانا عبدالمالک خانصاحب ایک حادثے میں شہید ہو گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر سنتے ہی دل پر ایک لرزہ طاری ہو گیا۔ اور دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے آمین

بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سنا تو جس انداز میں حضور نے مکرم مولانا صاحب کی شہادت کی تفصیل بیان کی اسے سن کر اپنے آنسو نہ روک سکا۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ آپ دعا کریں کہ اگر ایک عبدالمالک خاں ہم سے جدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہزاروں عبدالمالک خاں ہمیں عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

خاکسار نے جب جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی تو میرے سسرال والوں کی طرف سے زبردست مخالفت شروع ہو گئی۔ اور جب میں نے اپنی بیوی کو اس کے والدین کے گھر ملنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے میری بیوی کو واپس بھیجنے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ چونکہ تم کافر ہو چکے ہو اس لیے تمہارا کوئی تعلق اپنی بیوی اور بچوں سے نہیں۔ اسی دوران اپریل ۱۹۸۲ء میں تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربیان نے مجھے مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب سے ملاقات کرنے کے لیے کہا۔ اور کہا کہ جو مشورہ مولانا صاحب دیں آپ اس پر عمل کریں۔ میں دفتر میں چلا گیا اور جا کر اپنا تعارف کرایا۔ مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے نہایت محبت سے مجھے سامنے کرسی پر بیٹھنے کے لیے کہا اور تمام واقعات غور سے سنے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اپنی بیوی کو واپس لانے کے لیے کیا کوشش کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ابھی تک میں اسے لینے کے لیے نہیں گیا۔ صرف خط ہی لکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ خود وہاں جائیں اور جا کر حالات کا جائزہ لیں۔ ان کے کہنے کے مطابق میں نے چار پانچ یوم کی رخصت لی اور بھاولنگر اپنے سسرال کے گھر گیا لیکن میرے سسرال والوں نے دروازہ تک نہ کھولا اور مجھے گھر میں داخل نہ ہونے دیا۔ میں نے واپس ربوہ آ کر مکرم مولانا صاحب کو تمام ماجرا سنایا انہوں نے مجھے تسلی دی کہ اب آپ کا فرض پورا ہو چکا ہے۔ آپ دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ اگر آپ ثابت قدم رہیں گے تو یقیناً آپ کے بیوی بچے آپ کو مل جائیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے سسر صاحب کو خط لکھتے رہا کریں اور نہایت محبت اور ادب سے نرم زبان میں مخاطب کریں۔ میں نے تربیتی کلاس کے دوران ہی سولہ صفحات پر مشتمل ایک لمبا خط اپنے سسر صاحب کے نام لکھا اور اس خط کو لیکر مکرم مولانا صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ آپ یہ خط پڑھ لیں اور اگر کسی جگہ کوئی غلطی ہو تو اصلاح فرما دیں۔ انہوں نے خط لے کر چند صفحات پڑھے اور مسکرا کر فرمانے لگے۔ ماشاءاللہ آپ کا انداز بیان تو نہایت اچھا ہے۔ اس خط میں تو آپ نے پوری تبلیغ ہی کر دی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں اس خط کو گھر لے جا کر فارغ وقت میں پڑھوں گا اور جو خامیاں اس میں ہوں گی ان کی اصلاح کر کے بذریعہ ڈاک آپ کے پتہ پر بھیج دونگا۔ اس کے بعد مزید چند باتیں ہوئیں اور انہوں نے کچھ واقعات بیان کیے کہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے اگر وہ ثابت قدم رہے تو یقیناً کامیاب ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ ان کی باتوں سے میرے دل کو بہت تقویت پہنچی اور میں واپس اٹک آ گیا۔ چند روز کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب کی طرف سے مجھے رجسٹری موصول ہوئی۔ جس میں میرا وہی خط تھا اس میں جگہ جگہ اصلاح کی گئی تھی۔ اور بعض مضامین کو نہایت مناسب انداز میں بیان کیا گیا تھا۔ میں نے اصل خط اپنے پاس رکھ لیا اور دوبارہ اس کی کاپی بنا کر اپنے سسر صاحب کو بھیج دیا۔

اسکے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد میں زیر علاج تھے تو میں بھی حضور کی خیریت معلوم کرنے کے لیے بیت الفضل گیا تو وہاں پر مکرم مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا کہ اب آپ کے حالات کیسے ہیں تو میں نے بتایا کہ حالات زیادہ خراب ہو گئے ہیں۔ اب میرے سسرال والوں نے میری بیوی کی طرف سے تین عدد دعوے میرے خلاف دائر کر دیئے ہیں۔

ایک طلاق کا دعویٰ۔ ایک جہیز کا دعویٰ اور ایک بچوں کے خرچہ کا دعویٰ۔ ان تینوں دعویٰ جات میں میری بیوی نے ایسے الزام مجھ پر لگائے ہیں کہ میرا دل اُچاٹ ہو گیا ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنی بیوی کو چھوڑ دونگا۔ اس موقع پر مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے ایک ایسا فقرہ استعمال کیا کہ آج بھی انکے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ لفظ بہ لفظ دل پر نقش ہیں۔ ان الفاظ کی تصدیق بعد میں میری بیوی نے بھی کر دی۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انکو کیسی فراست عطا فرمائی کہ بالکل وہی الفاظ ان کے منہ سے نکلے جو حقیقت پر مبنی تھے۔ اور ان الفاظ کے ادا کرنے میں یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی کی۔ جب میں نے انہیں کہا کہ میری بیوی کی طرف سے ایسے الزامات مجھ پر لگائے گئے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ:۔

"میں تو اب بھی اس میں آپ کی بیوی کا کوئی قصور نہیں سمجھتا"

اس کے بعد انہوں نے مزید فرمایا کہ آپ کی بیوی اس وقت اپنے والدین کے رحم و کرم پر ہے۔ عورت ویسے بھی مجبور ہوتی ہے۔ آپ قبل از وقت اپنی بیوی کے متعلق کسی قسم کی بدظنی میں مبتلا نہ ہوں۔ اور اپنا دل اس کے بارہ میں بالکل صاف رکھیں اور صبر سے کام لیں اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مدد فرمائے گا۔

قبل ازیں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لیے خط لکھتا رہا اور ساتھ ہی خود بھی دعا کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں میری بیوی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور اس نے عدالت میں بیان دینے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ پہلے میں اپنے خاوند سے خود ملوں گی اس کے بعد باقی بات دیکھی جائے گی۔ اور اپنے والد کے ہمراہ میرے بڑے بھائی اور میری والدہ کے پاس اٹکاڑہ میں آ گئی۔ میرے سسر صاحب اسے وہاں چھوڑ کر واپس بھاولنگر چلے گئے کہ وہ ایک ہفتہ کے بعد اسے آ کر لے جائیں گے میرے بھائی مکرم نعیم جعفر صاحب نے مجھے بذریعہ تار مطلع کیا۔ میں فوراً وہاں پہنچا اور اپنی بیوی کو سمجھایا کہ اگر وہ مجھے مسلمان سمجھتی ہے تو میرے ساتھ چلے۔ ساتھ ہی اسے تبلیغ بھی کی۔ دوسرے روز اس نے رضامندی ظاہر کی اور میں بمع بیوی بچے اٹکاڑہ سے ربوہ پہنچ گیا۔ دو دن ربوہ رہ کر ہم اٹک آ گئے۔

میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ اس نے دعویٰ میں جو الزامات لگائے ہیں کیا اسکو اس چیز کا علم ہے تو اس نے بتایا کہ اس کے والدین نے مخالفین کے کہنے کے مطابق دعوے دائر کر دیئے تھے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ان تینوں دعویٰ جات پر نہ تو اس کے دستخط کروائے گئے اور نہ ہی اسے پڑھ کر سنائے گئے بلکہ تمام کارروائی خفیہ اور جعلی کی گئی ہے۔ اور جب اسے کہا گیا کہ اسے عدالت میں جا کر اس قسم کا بیان دینا پڑے گا تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ میں نے اپنی بیوی کو بتایا کہ مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے یہی فرمایا تھا کہ "میں تو اب بھی اس میں آپ کی بیوی کا کوئی قصور نہیں سمجھتا"۔

واقعی اس مرد مومن کے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ بالکل درست تھے۔ میری بیوی کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا بلکہ وہ مجبور تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بیوی نے بھی بیعت کر لی ہے اور وصیت بھی کر لی ہے۔ خاکسار کے چار بچے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین مولانا عبدالمالک خانصاحب جیسے مرد مومن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے قابل فخر ہیں۔ مولانا صاحب کا مخصوص انداز بیان دل پر نقش ہو کر رہ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بیوی بچوں کو تندرستی و صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

"بستی بستی جھنڈا گاڑا جائے گا"

"وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب تھی۔ جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمن اسلام کی ساری خوابیں ناکام جائیں گی۔ پوری نہیں ہوں گی اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ، ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود کا جھنڈا گاڑا جائے گا یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ تمام دشمنان اسلام کی ہر خواب نامراد جائے گی۔ اگر آپ دعائیں کریں گے، اگر آپ احسن تدبیر سے کام لیں گے۔ اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی ایک تقدیر ہے جو پوری ہونی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تقدیر نظر نہیں آتی۔"

(الفضل ۹ جون ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

(●) میری لڑکی عزیزہ ریحانہ بعمر تقریباً ۲۴ سال مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء ۸ بجے صبح امریکن مشن ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عزیزہ بچے کی پیدائش کے سلسلہ میں ہسپتال مذکور میں داخل ہوئی تھی۔ بوڑھے والدین کے لئے وہ بھائی بہن۔ خاوند اور دیگر افراد کے لئے یہ اچانک وفات بہت تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ عزیزہ نیک فطرت۔ اطاعت گزار اور جماعت سے دلی وابستگی رکھتی تھی۔

نماز جنازہ چک نمبر ۶۰ ج ب شہباز پور ضلع فیصل آباد میں بعد نماز عصر مقامی قبرستان میں پڑھی گئی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کی یادگار نوزائیدہ بچے کو صحت اور تندرستی سے رکھے اور اسے نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین!

(ماسٹر محمد علی صدر جماعت احمدیہ چک ۶۰ ج ب شہباز پور ضلع فیصل آباد)

(●) ہمارے والد محترم مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی مورخہ ۲۵ اگست بروز جمعرات ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے حیدرآباد میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مکرم والد صاحب کی عمر بوقت وفات تقریباً ۶۱ سال تھی اور آپ پیدائشی احمدی تھے اور آخر وقت تک اپنے حلقے کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے سلسلہ احمدیہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۷ کو فجر کی نماز کے بعد حضرت صوفی غلام محمد صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خدا کے فضل سے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے والد صاحب محترم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ نیز ہماری والدہ صاحبہ کے لئے جو بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں۔ اور دیگر پسماندگان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(مرزا مصور احمد۔ مرزا مبشر احمد۔ مرزا منور احمد۔ مرزا مظفر احمد
الیف ۱۱۵۱ گاڑی کھاتہ۔ حیدرآباد سندھ)

(●) نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ ہجکہ کے صدر مکرم ملک ممتاز احمد صاحب سابق ہیڈ ماسٹر بعارضہ قلب مورخہ ۲۲ اگست کو ۳ بجے بعد دوپہر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم جناب ملک محمد حسین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ہجکہ کے فرزند اکبر اور بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۵۰ برس تھی۔ آپ نے ایک بیٹا۔ دو بیٹیاں اور ایک بیوہ اپنے پیچھے یادگار چھوڑے ہیں۔

بزرگان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور جماعتی لحاظ سے اس خلاء کو بہتر رنگ میں پُر فرمائے۔ آمین!

(راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ)

میرے چچا زاد بھائی اور برادر نسبتی مکرم مظفر مبارک خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب مرحوم آف فیض اللہ چک مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۸۳ء لاہور میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۴۳ سال انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم پولیس آفیسر تھے۔ نیک دل اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ مرحوم مکرم مبارک صاحب ٹیکسیشن آفیسر لاہور اور مکرم منیر مبارک صاحب اوکاڑہ کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ دوسرے دن ایمبولنس کے ذریعہ لاہور سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور میر صاحب مقامی کی اجازت سے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان سب کا ہر طرح حافظ و ناصر و کفیل ہو۔ آمین!

(خالد سیف اللہ خان ابن مکرم رحمت اللہ خان صاحب شاکر
شوکت منزل۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

شکریۂ احباب

میری بیٹی عزیزہ رفعت آرا کی وفات پر میری تمام احمدی بہنیں اور بھائیوں نے اور میرے تمام عزیز و اقارب نے میرے غم و الم میں شریک ہوتے ہوئے جس خلوص اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور میری ہر طرح سے دلجوئی کی اور تسلی و تشفی دی اور ہر طرح سے میرا ساتھ دیا اور دعاؤں سے بھی میری مدد کی۔ اس کے لئے میں سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نیز سب بہن بھائیوں سے مزید دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ عزیزہ مرحومہ کے دونوں بچوں کو اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور دین و دنیا میں ہر لحاظ سے سربلند کرے اور دشمن کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

(بیگم چودھری فیض عالم خان صاحب چنگوی مرحوم)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لئے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ننھے سائیکل سوارو!

پیارے پیارے ننھے سائیکل سوارو! کیا آپ نے امسال اپنے سالانہ اجتماع پر بذریعہ سائیکل آنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ یہ یاد رکھئے کہ ربوہ تشریف لانے کے بعد اپنا اندراج شعبہ سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ (سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء) میں ضرور کروائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ کا نام اس سکیم میں شروع کے آنے والوں کے نام میں سے رہ جائے۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع ربوہ)

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع پر ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کی حاضری لازمی ہے۔

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے ان کے علاوہ ہر مجلس اکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔

براہ کرم نمائندگان کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ بورڈ فورڈ

اب انہوں نے اپنی زندگی خالصتاً مذہب کے مطالعہ کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اسی سال کی عمر کے یہ ممتاز سیاستدان کئی مذہبی کتب کے مصنف ہیں اور اب وہ انگریزی میں اپنی یادداشتوں پر مشتمل کتاب تصنیف کر رہے ہیں

اخبار مذکور لکھتا ہے۔ چودھری صاحب محترم نے فرمایا۔ میں نے اپنی عمر میں بہت انقلاب دیکھے ہیں۔ جن میں سارے نقش آئندہ نہیں۔ بیشک عزت کم ہوئی ہے۔ انسانی زندگی میں آسائشیں بڑھی ہیں لیکن خود غرضی اور نفسا نفسی نے اعلیٰ انسانی قدروں میں گراوٹ پیدا کی ہے۔

(مرسلہ: وکالت تبشیر)

انصار احباب اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شریک ہو کر روحانی فیض اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں

(قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات فوری توجہ فرمائیں!

دس ماہ کے جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ چندہ اجتماع لجنہ، ناصرات میں بجٹ کے مطابق بہت زیادہ کمی ہے۔ براہ کرم ایسی تمام لجنات جنہوں نے ابھی تک چندہ ہذا نہیں بھجوایا۔ جلد از جلد اپنی تعداد ممبرات کے مطابق ۲/- روپے فی ممبر کے حساب سے ۱۵ ستمبر تک بھجوانے کی کوشش کریں۔ لجنات اس طرف فوری توجہ فرمائیں تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز ۱۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز ذاتی یا انفرادی نہ ہوں بلکہ اجلاس بلا ربہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔ گزشتہ سالوں کی منظور شدہ یا رد شدہ تجاویز دوبارہ نہ بھجوائی جائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر، قصبہ اور گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ ہر ضلع کی صدر لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تلقین کریں۔ ربوہ پہنچ کر دفتر میں نام درج کروانا ضروری ہے۔ جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کرائے گی۔ اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں ان کی نگران ان کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں۔

زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں لیکن ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔ بصورت دیگر اپنا انتظام خود کریں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مضافات ربوہ میں ساہیوال روڈ پر واقع اراضی جس کے خسرہ نمبران درج ذیل ہیں۔ اور جس میں کالونی باقاعدہ منظور شدہ ہے اور مبارک ٹاؤن کے نام سے معروف ہے اور جس میں ہماری اجازت سے میسرز احمد اسٹیٹس ربوہ اخبار الفضل میں فروختگی پلاٹس کے متعلق اعلانات بھی کرواتے رہے ہیں۔ میسرز احمد اسٹیٹس نے اس رقبہ کا چارج مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر ربوہ تحریر کنندہ کو دے دیا ہے۔ اور آئندہ سے ان کا اس رقبہ کی منتقلی سے کوئی تعلق نہیں۔

خسرہ نمبران:- ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۵ کل رقبہ ۱۹ ایکڑ ۳۶ کنال

نوٹ:- منظور شدہ سکیم مبارک ٹاؤن میں مندرجہ بالا خسرہ نمبر کے پلاٹس نمبران حسب ذیل ہیں:-

پلاٹ نمبرز:- ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴-۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔

آئندہ اس زمین کی خرید و فروخت اور اس سے متعلق امور کیلئے خریداران خاکسار سے رجوع کریں۔ (مختار عام مالکان مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس کے مراتب میں ترقی کرنے والے نیزوں کے نشانہ کی جگہ کے مانند ہیں اور اس کی شوکت میں رغبت رکھنے والے کانٹوں سے مجروح ہونے والے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور جو اس کے مال پر جھکتا ہے وہ نیکیوں کے دفینوں سے دور رہتا ہے۔ اور جو اس کے سرداروں میں داخل ہوتا ہے وہ صراط مستقیم سے نکل جاتا ہے اور اس کا نور ظلمت ہے اور اس کی مدد ظلم ہے۔ پس اس کی طرف کلی طور پر نہ جھک جاؤ کیونکہ اس میں تیرنے والا ڈوبتا ہے اور یہ سیلاب سے زیادہ خطرناک ہے۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم خالد محمود کا نکاح ہمراہ قدسیہ انوار صاحبہ بنت انوار الرحمٰن صاحب کراچی مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر۔ اور میری بیٹی عزیزہ آنسہ مبشرہ کا نکاح ہمراہ عزیزم لئیق احمد صاحب لیکچرار حیدرآباد ابن سید شفیق الحسن صاحب حیدرآباد مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مختار احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا کریں کہ مولیٰ کریم یہ رشتے ہر سہ خاندانوں کے لیے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

(عبدالرشید قریشی ۹۶-۵ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کی قابل ستائش کارکردگی

ناصرات الاحمدیہ مقامی ربوہ کو صرف دس سو سو روپے کے وعدہ جات والی ننھی مجاہدات بنانے کے لئے کہا گیا تھا۔ مگر مجلس ناصرات مقامی اب تک بفضل تعالیٰ ۵۶ ننھی مجاہدات کے نام ارسال کر چکی ہے اور کام ابھی جاری ہے۔

ناصرات الاحمدیہ مقامی اس حسن کارکردگی پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس عاملہ ناصرات مقامی کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور بیش از بیش ترقیات سے نوازے۔

(سیکرٹری وقف جدید دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک اطفال الاحمدیہ کے چندہ مجلس اور سالانہ اجتماع کی وصولی میں کمی ہے۔ براہ کرم اس طرف فوری توجہ دیں۔ اور سالانہ اجتماع سے قبل چندہ جات کی سو فیصد وصولی مرکز پہنچ جانی چاہیئے۔ اسی طرح اطفال الاحمدیہ کا بجٹ ۸۴-۱۹۸۳ء بھی اجتماع سے قبل مرکز پہنچ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خصوصی اعلان برائے توجہ ناصرات الاحمدیہ

دفتر وقف جدید شعبہ اطفال نے (جس میں ناصرات بھی شامل ہیں) تحریک کی ہے کہ جو بچیاں ۱۰۰ روپیہ یا زائد دیں گی۔ وہ ننھی مجاہدین میں شامل کی جائیں گی۔ یہ وصولی بتدریج یعنی قسطوں میں ۳۱ دسمبر ۸۳ء سے پہلے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ ربوہ کے بعد لجنہ راولپنڈی سے دفتر ہذا کو حوصلہ افزا رپورٹ ملی ہے۔ چندہ وقف جدید کی ادائیگی اور زیادہ ادائیگی کے لئے تمام ضلعوں کو تحریک چٹھیاں لکھ کر کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی ہر مجلس ناصرات کو تحریک کر دیں۔ سیکرٹریان ناصرات اور لجنات کی صدریں اس طرف توجہ دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیے سالانہ چندہ:- صرف 20 روپے : "مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب انتہائی مخلص خادمِ سلسلہ اور حبری داعی الی اللہ تھے

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح وارشاد کی اندوہناک وفات پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

حضرت مولانا صاحب ۵ راگست ۱۹۸۳ء کو ایک تبلیغی جہاد پر جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب کار کے حادثہ میں شہید ہوئے اور شہید کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

مرتبہ شہادت کے باعث بے شک مولانا ابدی زندگی پا گئے۔

حضرت مولانا صاحب سلسلہ احمدیہ کے انتہائی مخلص خادم، جید عالم دین اور حبری داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے قریباً ۴۸ سال تک نہایت اعلیٰ خدمات دینیہ سرانجام دیں اور وقف زندگی کے عہد کو کمال خلوص اور جذبۂ ایثار وقربانی سے نبھایا۔ آپ ایک ایسے خاندان کے چشم وچراغ تھے جس نے اعلائے کلمۂ حق کی خاطر دنیوی آسائش وآرام تج کر درویشی اختیار کی اس کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قابلِ قدر خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا:-

"ہمارے دل بے حد مغموم ہیں۔ مرحوم نہایت فدائی اور سلسلہ کے خلوم تھے۔ آپ ہندوستان کے چوٹی کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس نے اللہ کی خاطر دنیا کی عزت ٹھکرا دیا اور دین کی خدمت کی زندگی قبول کی۔ ان کے والد نے ان ساری دنیاوی عزتوں کو تج کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن تھاما اور اللہ کی خاطر امیرانہ ٹھاٹھ باٹ چھوڑ کر غریبانہ زندگی اختیار کی۔ اس رنگ میں رنگین ہو کر مولانا عبدالمالک خانصاحب نے بھی اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کی اور اس وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا۔"

آپ اپنی زندگی کے آخری سانس تک دعوت الی اللہ اور اصلاح وارشاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ غیر منقسم ہندوستان، اندرون پاکستان بلکہ تحریک جدید کے تحت غانا مغربی افریقہ میں بھی آپ نے اعلاء کلمۂ اسلام کا فریضہ قریباً تین سال تک سرانجام دیا۔ اور متعدد سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کا شرف پایا۔

آپ کی وفات سے سلسلہ عالیہ ایک نہایت مفید اور قیمتی وجود سے محروم ہو گیا ہے۔

ہم جملہ اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان جید عالم اور جاں نثار خادم دین کی المناک وفات پر اپنے دلی صدمہ اور گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کو اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت کی نئی نسل کو ان کے خلا کو پُر کرنے کی توفیق بخشے۔

نیز ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت مولانا صاحب کی بیگم صاحبہ، صاحبزادیوں، دامادوں اور اکلوتے فرزند مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب کے ساتھ پر خلوص ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو اعلیٰ علیین میں ارفع مقام عطا فرمائے۔ اور مولانا کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین!

الفضل خود خرید کر پڑھیں

ضرورت سٹاف

برائے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

ریویو آف ریلیجنز عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اچھے کاغذ اور اچھی گیٹ اپ کے ساتھ دس ہزار کی تعداد میں شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے:-

(۱) نائب مدیر: ایم اے انگریزی۔ صحافت کا تجربہ رکھنے والے دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ معاون وکیل کا ہوگا۔ اور ابتدائی تنخواہ پر سات ترقیاں دے کر تنخواہ کا تعین کیا جائے گا۔

(۲) دو کلرک کم ٹائپسٹ۔ کم از کم پانچ سالہ دفتری تجربہ۔

(۳) ایک مددگار کارکن: اردو لکھ پڑھ سکتے ہوں اور سائیکل چلانا جانتے ہوں۔

درخواستیں ۲۰ ستمبر تک درج ذیل پتہ پر دی جائیں۔ دفتری اوقات میں ملاقات کر کے مزید امور کے متعلق گفت وشنید کی جا سکتی ہے۔

نسیم سیفی

(صدر بورڈ۔ ریویو آف ریلیجنز۔ تحریک جدید ربوہ)

مشورہ اور درخواست دعا

خاکسار کئی سال سے معدے میں گیس نفخ اور اس کے نتیجہ میں دل کی حرکت کی بے قاعدگی اور گھبراہٹ کا شکار ہے۔ اس کرانک تکلیف سے دل کمزور ہو چکا ہے اور ذرا سی اونچ نیچ پر بھی سینے میں دہشتناک جھٹکا سے درد شروع ہو جاتا ہے جس سے دل آدھ گھنٹہ تک نارمل حالت پر نہیں آتا بلکہ ڈوبتا محسوس ہوتا ہے۔ دائیں یا بائیں سونے سے یہ تکلیف ہوتی ہے۔ ہومیو پیتھک، ایلوپیتھک اور دیسی علاج بھی کرتا رہتا ہوں۔ اس وقت بھی اسی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہوں اور ڈاکٹر توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔ اگر کوئی دوست اپنے علم و تجربہ کی بنا پر کوئی ایسی مجرب دوا کا علم رکھتا ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمائی ہو تو اس عاجز کو بھی مطلع کر کے ممنون فرمائے۔ نیز صحت کاملہ کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست دعا ہے۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ ۲۶/۱ طارق منزل محلہ دارالبرکات۔ ربوہ)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ!

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر نمائندگان شوریٰ کے اسماء مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز منگل "یوم دفاع پاکستان" کے سلسلہ میں الفضل کے دفاتر بند رہیں گے لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ہمیں اپنی P.I.A کی جنرل سیلز ایجنسی کے لئے ایک تجربہ کار اور محنتی اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ ۲۰ ستمبر کو ذاتی طور پر صبح ۱۰ بجے سے بعد دوپہر ایک بجے تک ملیں۔ تنخواہ حسب لیاقت وتجربہ دی جائے گی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ حلقہ یا امیر صاحب کی تصدیق ہمراہ لائیں۔

(گورنمنٹ لائسنس نمبر 237)

(مرزا مجیب احمد مینیجنگ ڈائریکٹر

احمد برادرز۔ P.I.A GSA گولبازار۔ ربوہ)

(بقیہ اخبار احمدیہ)

سید محمد باقر خوشنویس ترمذی کی پوتی اور حضرت میر مہدی حسینؓ صاحب کی پڑپوتی ہے اور مکرم ماسٹر عبدالجبار خاں صاحب کی نواسی ہے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے فضل سے والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین

(سید مبشر حسین خوشنویس الفضل ربوہ)

● معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ برادرم مکرم محمد اشرف صاحب اسحاق سابق مبلغ تنزانیہ کا برنیا کا آپریشن ۳۱ راگست کو ہوا تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کے طفیل روبصحت ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص اور خادم دین مجاہد کو جلد از جلد مکمل صحت سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے دور رکھے اور ہر دم حامی وناصر ہو۔

(سلطان احمد مبشر نائب مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)